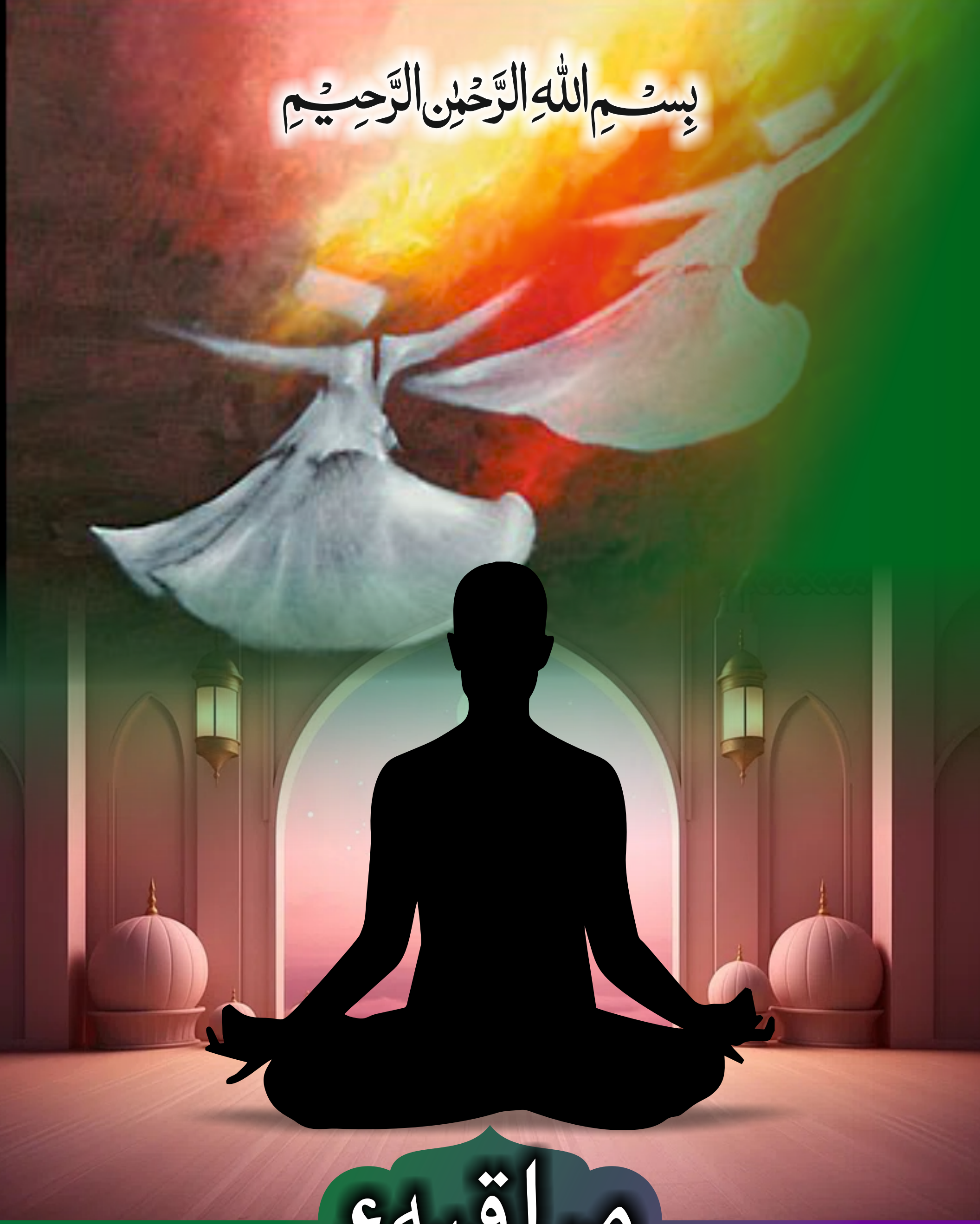

مراقبۂ
ترکِ وجود کسے کہتے ہیں؟

مُصنف: خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

نورِ نگاہِ پیر عادلؒ

حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد عبد الرؤف شاہ

قادری الچشتی افتخاری **پیر فہمیؔ** مدظلہ العالی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مراقبۂ ترکِ وجود کسے کہتے ہیں؟

مُصنف:

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی

معروف پیر مدظلہ العالی

انتساب

لاکھوں احسان وشکر اُس رب کائنات کا، کروڑوں درود وسلام آقائے نامدار مدنی تاجدار سرکارِ دو جہاں محمد مصطفے ﷺ پر وصد در صد احسان وشکر پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ وخواجہءِ خواجگاں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وتمامی اولیاء ومشائخین رضوان اللہ تعالی اجمعین کا جن کی روحانی امداد ہر دم قدم پر شامل حال ہے۔ انسان خدا کا مظہر اتم ہے۔ اس لئے وہ قابلیت رکھتا ہے کہ صفاتِ بشری کو فنا کر کے خدا میں مل جائے اور خدا کے صفات حاصل کر کے بقا کے مرتبہ کو پہنچے۔ رسول وپیغمبر علیہ السلام خدا کے مظہر خاص ہوتے ہیں۔ حصول معرفت کے لئے انسان کو مختلف ذرائع سے

گزرنا پڑتا ہے۔ میرے آقا و مولا پیر روشن ضمیر حضرت خواجہ شیخ محمد عبدالرؤف شاہ قادری الچشتی افتخاری پیر فہمی مدظلہ العالی نے اِنھیں رموز سے آگاہی بخش کر خلافتِ قادریہ عالیہ خلفائیہ وخلافت چشتیہ بہشتیہ سے سرفراز فرما کر مسند رشد و ہدایت پر فائض کیا۔ اسی رشد و ہدایت کے ضمن میں کتاب ھذا ''مراقبہءِ ترکِ وجود کسے کہتے ہیں؟'' ہے۔ جو میں اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ ولایت میں نذر کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے پیر فہمی حضرت خواجہ صوفی شیخ
محمد فاروق شاہ قادری الچشتی عادل فہمی نوازی
معروف پیر مدظلہ العالی

مُراقبہءِ ترکِ وجود کسے کھتے ھیں؟

سرکار پیر عادلؔ بیجاپوریؒ ترکِ وجود کے تعلق سے فرماتے ہیں۔

ترکِ وجود گر نہ ہو کامل نہیں ہوتا

قابل نہیں یار کے قابل نہیں ہوتا

(نگینۂِ عادلؔ)

وجود ترک کرو عارف باللہ بن کر
وگرنہ سن لے یہ زیرِ زمیں فنا ہوگا

(شبستانِ عادلؒ)

میری رگوں میں خمار شرابِ عرفانی
وجود ترک کیئے دیتا ہوں تو حرام نہیں

(عرفانِ عادلؒ)

رگِ گلو کے قریں اپنا خدا ہے کہ نہیں
سوائے ترکِ وجودی کے کسی کا نہ ہوا

(نگینۂ عادلؒ)

آج کا موضوع ہے مراقبہءِ ترکِ وجود کس طرح کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دو طرح کا جسم عطا فرمایا ہے۔ ایک ہمارا جسم جسے ہم جسمِ مادّی کہتے ہیں جو گوشت ہڈی چمڑے سے بنا ہے۔ یہ مادّی جسم کو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ”میں

ہوں‘‘ اور اسی جسم کی خوشی و آرام کے لیے ہم نے ہر تکلیف اُٹھائی۔ اگر اس جسم میں کانٹا چبھ جائے تو ہم تڑپ جاتے ہیں۔ اور اس کو خوش کرنے کے لیے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ تو کئی لوگ اس زعم میں اس دنیا سے گزر گئے کہ یہ جسم میرا ہے۔ ہم نے اِسی جسم کو جسمِ حقیقی سمجھا ہے اور اسی کی نشوونما کے لیے اپنی زندگی صرف کر دی ہے۔ جبکہ ایک جسمِ حقیقی ہے جسے جسمِ لطیف یا روح یا نوری وجود کہتے ہیں۔ یہ جسمِ لطیف کا نظارہ ہمیں کب ہوتا ہے جب یہ مادّی جسم آغوشِ نیند میں چلا جاتا ہے۔ نیند بھی ایک طرح کی موت ہوتی ہے۔ یوں کہہ لیجئے نیند چھوٹی موت ہے اور موت بڑی نیند ہے۔ جب یہ مادّی جسم دنیا سے منقطع ہو جاتا ہے تب ایک باطنی دروازہ کھلتا ہے جب وہ جسمِ لطیف سیر کو نکلتا ہے اور وہ ایسے ایسے مقامات پر سیر کرتا ہے جنہیں ہم جانتے ہیں یا ایسے ایسے مقامات پر بھی سیر

کرتا ہے جنہیں ہم نہیں جانتے۔ تو یہ جسم کئی ایسے عالم میں بھی پہنچتا ہے جسے ہم نہیں جانتے۔ ہمارے شعور میں جس کا خاکا موجود نہیں ہے۔ جبکہ جسمِ لطیف میں ہر چیز کا ڈیٹا (DATA) موجود ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس کا جاننا ہی خدا کا جاننا ہے۔ جب وہ نوری جسم وقتِ خواب سیر کو نکلتا ہے تو جسم کثیف سے تعلق منقطع نہیں کرتا بلکہ جسم سے تعلق برقرار رکھتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خواب کے اندر بلڈنگ سے گر رہا ہو تو اس طرح سے اُٹھ بیٹھتا ہے جس طرح سے حقیقت میں گرا ہو۔ کسی وقت تو ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ گویا سو رہا ہے اور اسے زاروقطار پسینہ آرہا ہے۔ یاد رکھنا کہ کبھی سویا ہوا انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ سویا ہوا ہے اگر اُسے پتہ چل جائے کہ وہ سویا ہوا ہے تو وہ جاگ جائے گا۔ پھر جسمِ لطیف سیر کے بعد جسمِ کثیف میں لوٹ آتی ہے۔ کبھی کبھی جاگنے کے بعد خود کو

ہم ایک دم تھکی ہوئی حالت میں محسوس کرتے ہیں کیونکہ جسمِ لطیف پوری طرح سے جسمِ کثیف میں لوٹ کر نہیں آتی دونوں کا پوری طرح سے تال میل نہیں بیٹھا تو ایسا لگتا ہے کہ نیند پوری نہیں ہوئی وہ تھکان ختم نہیں ہوئی اس کی وجوہات یہ ہیں کہ وہ جسم اور روح کا تال میل پوری طرح سے نہیں بیٹھا۔ ماں کے پیٹ میں اگر حمل بھی ٹھہرتا ہے تو اس کا تعلق اس روح سے ہے جو عالم ارواح میں ابھی موجود ہے۔ اس حمل سے اس روح کا تعلق اگر صحیح سے نہیں ہوتا تو وہ حمل تین مہینے میں گر جائے گا۔ روح اور جسم کا بہت گہرا تعلق ہے۔

ترکِ وجود کو سمجھانے کے لیے میں بہت ہی آسان آسان الفاظ استعمال کر رہا ہوں۔ تو نیند بھی ایک طرح کا مراقبہ ہے یہ لاشعوری مراقبہ ہے حقیقت میں مراقبہ ایسا ہونا ہی چاہیے جیسے آپ نیند کے اندر جاتے

ہیں۔ مراقبہ میں سالک ہوش والی نیند لیتا ہے مراقبہ کیا ہے ہوش والی نیند ہے نیند کیا ہے ایک لاشعوری مراقبہ ہے۔ نیند میں باطنی دروازہ کھلتا ہے۔ ایک سالک ہوش میں اس باطنی دروازے کو کھولتا ہے۔ وہ مراقبہ کرتے کرتے اللہ کا فضل ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کا نوری جسم اس کے جسمِ کثیف سے باہر آتا ہے اور باہر آنے کے بعد پہلی مرتبہ وہ جب اپنے جسم کو دیکھتا ہے تو دیکھتے ہی اس کے لیے موت ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کو نظر آ جاتا ہے کہ جو یہ مادّی جسم ہے یہ میں نہیں ہوں و نہی اس کو ''میں'' کا احساس ہو جاتا ہے کہ ''میں کون ہوں''۔ میں کون ہوں کا علم تبھی سمجھ میں آتا ہے جب وہ اپنے جسمِ کثیف سے باہر آئے گا۔ اور باہر آنے کے بعد وہ مادّی جسم کا مشاہدہ کرتا ہے اور دیکھنے والا ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے گھر سے باہر جانے کے بعد گھر کو دیکھتا ہے تو اسی وقت سمجھ جاتا ہے کہ وہ کوئی اور

ہے میں کوئی اور ہوں۔ اس کو یہ سمجھ آ جاتا ہے جو بیمار تھا میں نہیں تھا۔ یہ شعور بیدار ہونے کے بعد وہ اپنے آپ کو ایسا آزاد محسوس کرتا ہے جیسے کبھی نہیں تھا۔ گویا کہ ساری کائنات اس کے سامنے رائی کے دانے کے برابر نظر آنے لگتی ہے۔ کائنات کی ہر شئے اس پر آشکارا ہونے لگتی ہے ۔ وہ جس عالم میں چاہے گا اس عالم میں سیر کرے گا۔ صرف اتنا ہوگا کہ اس کے جسم لطیف اور اس کے مادّی جسم کا تعلق ایک چاندی نما چمکتی ہوئی نوری تار جو ناف سے لگی ہوگی اس سے ہوگا۔

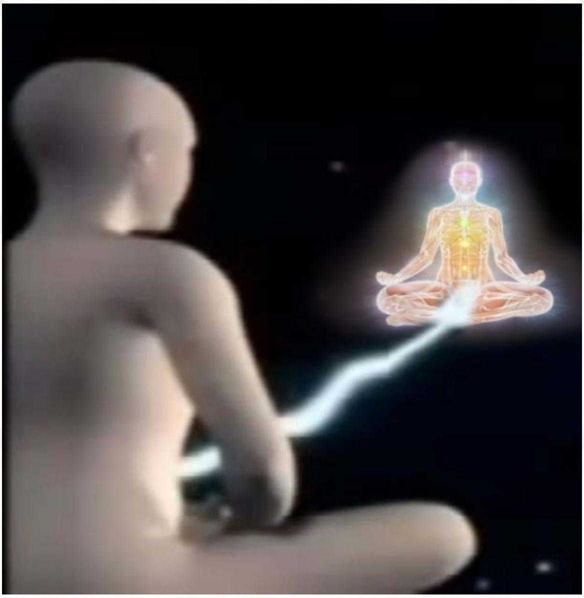

ہوئی ہے دید مجھے ترکِ وجودی سے جبھی
روبرو ہو بہو میں تجھ کو جان لی اللہ
(عرفانِ عادل آرؒ)

اس بات کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو اس مقام سے گزر گیا یہ جسم ایک گھر ہے اس جسم کے اندر وہ جسم لطیف رہتا ہے اگر یہ جسم بیمار ہے تو سواری بیمار ہے سوار نہیں. کہنے والے نے کہا جب میں اس جسمِ کثیف سے نکلا تو اس وقت چودوی کی رات تھی رات کوئی بھی ہو مگر اس کے لیے وہ چودوی کی رات ہوگی نکلنے کے باوجود بھی مگر ایک تعلق اس کا نوری تار سے رہتا ہے۔ گویا یہ بھی ایک طرح کی موت ہے یہ دھیان رکھنا کہ اس میں کچھ عمر کا بھی تقاضہ ہے اب تک جو مشاہدے میں آئے ہیں ان کی عمر 40 سال رہی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ 40 سال کے بعد اُس کا

ترکِ وجود نہیں ہوگا ترکِ وجود ہوگا مگر امکانات کم ہوتے چلے جائیں گے۔

آج جوانوں کا سویرا موجود ہے یہ بزرگانِ دین کے مشاہدے میں بات رکھی گئی ہے جب سالک کو پہلی دفعہ ترکِ وجود ہوگا تو اس کا جسم کچھ سیکنڈ کے لیے نیند کا لقوا (sleep paralysis) میں چلا جائے گا۔

اس کے بعد ایک جھٹکا ہوگا اگر وہ شخص جوان ہوگا تو اس کے اندر وہ قوت موجود ہوگی اور وہ برداشت کر لے گا اس کو اس طرح سے سمجھیے اگر ہارٹ چالو نہیں ہوتا اس کو چالو کرنے کے لیے اُسے جھٹکا دیا جائے گا تو اس وقت اس کو بھی ایسا ہی جھٹکا لگتا ہے ۔اور وہ نوری وجود جھٹکا لے کر باہر آئے گا یہ جھٹکا اگر وہ جوان ہے تو برداشت کر جائے گا اگر وہ ضعیف ہے تو ہوسکتا ہے اُس کا انتقال ہو جائے۔

باہر نکلنے کے بعد وہ دیکھتا ہے کہ میں پورے کائنات کا شہنشاہ بن گیا ہوں۔اب ایسی شہنشاہی چھوڑ کر کون غلامی میں آئے۔کئی ایسے مراقیب (مراقبہ کرنے والے) دیکھے گئے جو لوٹ کر نہیں آئے۔ان کا وصال ہو گیا اور کچھ اس بادشاہی کو قبول کر لیے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو لوٹنا تو چاہتے ہیں لیکن طریقہ نہیں پتا تو اس کے لیے ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ ایک عورت، ماں، بہن، بیوی اگر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھے تو اس کا نوری جسم واپس اس کے جسم میں آ جائے گا۔اللہ نے عورت کے لطائف میں ایک الگ کشش رکھی ہے۔ترکِ وجود اگر ایک بار ہو گیا تو پھر یہ ہونا شروع ہو جاتا ہے جب وہ نوری وجود جسم سے باہر نکل کر جہاں جہاں جائے گا اس کی جو میموری بنے گی۔ایک عام آدمی کی نارمل میموری سے دس گنا زیادہ شارپ ہو گی۔کئی مرتبہ نیند سے اُٹھنے کے بعد انسان یہ

بھول جاتا ہے کہ میں نے خواب میں کیا دیکھا۔ مگر جو ترکِ وجود کر چکا ہے اس کی میموری 10 گنا زیادہ شارپ رہے گی۔ خواب کے اندر آپ کا اختیار نہیں تھا اس کی مرضی تھی جہاں لے جائے وہاں لے جائے مگر مراقبہ میں اب آپ کا اختیار ہو گا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ پیر اپنے اس جسمِ لطیف کے ساتھ اپنے مرید کے پاس پہنچ جاتا ہے مگر مرید کو خبر نہیں ہوتی۔ کیونکہ جاگنے والے سے ہی جاگنے والے کی ملاقات ہوتی ہے اور کئی ایسے مرید ہوتے ہیں جو اس کو محسوس کر لیتے ہیں اور کچھ مرید ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس بصارت و بصیرت دونوں موجود ہوتی ہیں اور وہ دیکھ بھی لیتے ہیں۔

ایک مرتبہ اللہ کی طرف سے روح کو جسم میں پھوک دینے کے بعد کبھی بھی روح کا جسم کے ساتھ تعلق منقطع نہیں ہوتا چاہے ترکِ وجود ہوا ہو یا نہیں ہوا ہو۔ مرنے

کے بعد بھی جسم کثیف پوری طرح فنا نہیں ہوتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے وجود کی ہر چیز کو زمین کھا جاتی ہے، ماسوائے **عجب الذنب** (ریڑ کی نچلی ہڈی) (Tail Bone) کے، اسی سے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی سے اس کو دوبارہ ترکیب دیا جائے گا۔

تخریج الحدیث: سنن النسائی/الجنائز 117 (2079)، (تحفۃ الأشراف: 13835)، وقد أخرجہ: صحیح البخاری/تفسیر الزمر 4 (4814)، تفسیر النبأ 1 (4935)، صحیح مسلم/الفتن 28 (2955)، سنن ابن ماجہ/الزھد 32 (4266)، موطا امام مالک/الجنائز 16 (48)، مسند احمد (2/ 315، 322، 428، 499) (صحیح)

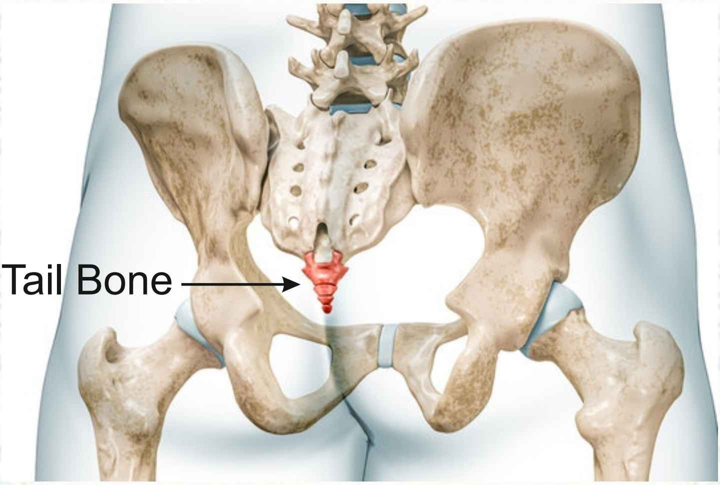

" انسان کا جسم پوری طرح سے گھل جائے گا سوائے عجب الذنب (Tail Bone) کے اور اللہ آسمان سے پانی برسائے گا اور اس کا جسم گھاس کی طرح اُگ جائے گا لیکن یاد رکھنا۔

عام انسان کے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے مگر انبیاء کرام و صحابہ و شہداء و صالحین کے اجسام محفوظ رہتے ہیں۔

حدیث پاک میں آتا ہے قبر میں عذاب روح پر بھی ہے اور جسم پر بھی کیونکہ روح کا تعلق جسم سے مرنے کے بعد بھی رہتا ہے۔

ترکِ وجود کا نقصان

ترکِ وجود ہونے کے بعد جسم کو ایک نقصان یہ ہوتا ہے کے کئی قسم کی بیماریاں ان کو گھیرنا شروع کر دیتی ہیں۔ زیادہ تر یہ دیکھا گیا ہے کہ ترکِ وجود والے لوگوں کا انتقال بیماری سے ہوا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟ پہلے ہم خود کو جسم سمجھ رہے تھے کہ میں جسم ہوں پر جیسے ہی ترکِ وجود ہوا تو ہم پہ یہ راز کھلا کے ہم جسم نہیں ہیں۔ ساری عمر جس جسم کو ''میں میں'' سمجھ رہیں تھے کہے رہے تھے ترکِ وجود ہوتے ہی اِس جسم سے ایک لمحہ میں پکڑ چھوٹ جاتی ہے جس کی وجہ سے جسمِ کثیف و جسمِ لطیف میں درار آجاتی ہے۔ ترکِ وجود کے بعد کبھی جسمِ کثیف و جسمِ لطیف ویسے ایک نہیں ہو پاتے جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے بعد تھے۔ ایک مرتبہ موٹر کار کا انجن کھلنے کے بعد پھر ویسا

نہیں رہتا جیسا شوروم سے لیتے وقت اس موٹر کار کا انجن تھا۔

جسم اور روح کا تعلق کمزور ہونے کی وجہ سے وہ جسم کی طرف دھیان کم دے گا اور یہی بیماریاں کا سبب بنتا ہے۔ترکِ وجود سے بھی جسمِ کثیف و جسمِ لطیف کا نوری تار سے تعلق نہیں ٹوٹتا پر جسم سے روح کے نکلتے ہی وہ نوری تار سے تعلق خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔

ترکِ وجود کا مراقبہ کیسے کیا جاتا ھے؟

ترکِ وجود کا مراقبہ کیسے کیا جاتا ہے؟ پہلے جو باہر انرجی (ENERGY) ہے اس انرجی کو سمیٹنا پڑے گا۔اس انرجی کو سمیٹ کر اندر لے کر آؤ

جب تک تم اندر جا کر جسم کو دیکھو گے نہیں تو باہر نکلو گے کیسے پھر محسوس کرو کہ کچھ الگ ہو رہا ہے۔ پہلے اندر ہی مشاہدہ کرنا ہوگا۔

ترکِ وجود آسان نہیں ہے اور مشکل بھی نہیں ہے۔ جب تک نفس، دل اور روح کو ایک نقطے پر نہیں لاؤ گے۔ تب تک ترکِ وجود مشکل ہے۔ نفس سیکنڈ کے کاٹے کے مثل ہے جلدی جلدی بدلتا ہے۔ دل منٹ کے کاٹے کے مثل ہے یہ تھوڑے ٹائم سے بدلتا ہے اور روح گھنٹے کے کاٹے کے مثل ہے۔ جلدی نہیں بدلتا اس کے لیے انقلاب چاہیئے۔ یہ تینوں الگ الگ مقام پر چلتے رہتے ہیں جیسے گھڑی کے تینوں کانٹے جب 12 پر آتے ہیں تو وقت بدل جاتا ہے دن بدل جاتا ہے۔ ویسے ہی آپ کا نفس، دل، روح ایک مقام پہ آتے ہی آپ کی پوری شخصیت بدل جاتی ہے۔

اگر آپ کا دل دماغ پریشان ہے تو تینوں ایک مقام پر نہیں آئینگے اسی لیے ذکرِ روحی دیا گیا ہے تاکہ آپ کا دل و دماغ اسٹیبل (Stable) رہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خبردار! دلوں کا سکون اللہ کے ذکر میں ہے (القرآن)۔ دل دماغ میں اگر ذرا بھی ہلچل رہی تو ترکِ وجود نہیں ہوگا۔ عجیب بات ہے کے جو ترکِ وجود کرنے گیا اس کا ترکِ وجود نہیں ہوا کیونکہ ترکِ وجود خود بخود ہوگا۔

سرکار پیر عادل آں بیجا پوریؒ فرماتے ہیں۔

کر کے ترکِ وجود آئے گا خود بخود
واقعی دید اس کی صحیح دید ہے

ہم اپنے آپ سے ترکِ وجود خود کر کے
وجودِ عین کا ہم آب وتاب دیکھیں گے

(ضربِ عادل آںؒ)

بس ترکِ وجود خود بخود ہو جائے اس کے لیے ماحول بنانا ہوگا جیسے بھانپ بنانے کے لیے پانی کو ۱۰۰ ڈگری تک کھولانا ہوتا ہے اور بھانپ خود بخود بن جاتی ہے۔

ترکِ وجود مراقبہ کرنے کے لئے پرسکون ہو کر بیٹھے جب بھی سانس لے تو یہ نہ سمجھیں میں سانس لے رہا ہوں۔ بلکہ یہ سمجھے میں یہ سانس کے ذریعے اندر آرہا ہوں اور جب ساتھ چھوڑے تو یہ سمجھیں میں اس سانس کے ذریعے باہر جارہا ہوں روح کو جب داخل کیا گیا تو سانس کے ذریعے داخل کیا گیا **ونفخت فی من روحی** جسمِ لطیف کا اور سانس کا بہت گہرا تعلق ہے۔ اسی لیے جب سو جاتے ہیں تو جسم سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔لیکن سانس رہتی ہے۔جس سے تعلق لگا رہتا ہے۔ بچہ جب دنیا میں پہلا قدم رکھتا ہے تو سب میں پہلی چیز جو

لیتا ہے وہ سانس ہے اور انسان جو آخری چیز چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ سانس ہے ۔ یہ تصور رکھے کہ سانس نہیں آ رہی ہے اس سانس کے ذریعے میں آ رہا ہوں یہ سانس باہر نہیں جا رہی ہے بلکہ میں باہر جا رہا ہوں ۔

حقیقت میں آپ کو جو کچھ بھی دکھائی دے رہا ہے وہ اندر سے ہے جو سنائی دے رہا ہے وہ اندر سے ہے جس دن علم الیقین سے عین الیقین پھر حق الیقین آ گیا کہ

سانس نہیں آ رہی ہے اس سانس کے ذریعے میں آ رہا ہوں یہ سانس باہر نہیں جا رہی ہے بلکہ میں باہر جا رہا ہوں۔ ناامیدی کفر ہے۔ شک انسان کو شق کر دیتی ہے۔ لاکھوں کو ترکِ وجود ہوا ہے آپ کو بھی ضرور ہوگا۔ ترکِ وجود عاشقوں کی نماز ہے۔

نمازِ زاہداں سجدہ سجود است
نمازِ عاشقاں ترکِ وجود است

یہ نماز انھیں عطا ہوتی ہے جو ناامیدی کے اندھروں سے نکل کر نور کی طرف اپنا رخ کر لیتا ہے۔

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتحِ دو عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

(علامہ اقبالؒ)

اپنے اوپر یقین کریں۔ جس دن رب کا فضل ہو گیا
اس دن ایک لمحہ میں ترکِ وجود ہو گیا۔ آپ کامل ہونے کی
قابلیت لے کر ہی پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ کو اور دنیا کو
بنانے والا کامل و اکمل ہے آپ کو اتنا کامل بنا کر پیدا کرتا
ہے کہ آپ خدا کو پا سکتے ہو۔ ترکِ وجود کر سکتے ہو۔ یہ
مراقبہ بہت محبت سے کرنا ہے۔ اور ترکِ وجود کرنا ہے۔
یہ بول کر نہیں کرنا ترکِ وجود خود ہو جائے گا۔ امید اور صبر
سے کرنا ہے۔

خاکپائے پیر فہمی

حضرت خواجہ صوفی شیخ محمد فاروق شاہ قادری

الچشتی عادل فہمی نوازی **معرؔوف پیر** مدظلہ العالی

اهلِ سلسله حضرت پیر فهمیؔ مدظله العالی کے خدمات

TASANEEF

Hazrat Khwaja Sufi Shaikh Mohammed Farooque Shah Qadri Al-Chishti
Adil Fehmi Nawazi **MAROOF PEER** Madzillahul Aali

ASTANA-E-MAROOF PEER

Maddikunta Village, Sadashiv Pet Mandal, Dist. Sangareddy,
Hyderabad, Telangana.

Contact : +91 9967 9857 02